روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ منگل ۲۰- ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۴- احسان ۱۳۷۰ ہش، ۴- جون ۱۹۹۱ء نمبر ۱۲۵
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادب اور احترام کا تقاضا

"ایک انسان، اگر اپنے سے بالا ایسے لوگوں کے فیصلے جن کا احترام لازم ہے۔ باریک نظر سے نہ دیکھے اور شک کی گنجائش ہو تو اس کا پہلا تقاضا تو یہی ہے کہ ادب اور احترام کی وجہ سے زبان نہ کھولے اور استغفار سے کام لے اور دعا سے کام لے لیکن اگر اس سے ایسا ہو بھی جائے اور بار بار ایسا ہو تو پھر خطرہ ہے کہ انسان مزید ٹھوکر کھا جائے گا۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھنا چاہیئے کہ سلبِ ایمان دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک تو انبیاء کے انکار سے، جس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ اور یہ مسلّم بات ہے۔ دوسرا اولیاء اللہ اور ماموریں کے انکار سے سلبِ ایمان ہوتا ہے۔

انبیاء کے انکار سے سلبِ ایمان تو بالکل واضح امر ہے اور سب جانتے ہیں، لیکن پھر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ انبیاء کے انکار سے سلبِ ایمان اس لئے ہوتا ہے۔ کہ نبی کہتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں یہ میرا قول ہے۔ یہ میرا نبی ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ میری کتاب کو مانو اور میرے احکام پر عمل کرو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان نہیں لاتا اور اُن وصایا اور حدود پر جو اس میں بیان کئے گئے ہیں، عمل نہیں کرتا ہے۔ وہ اُن سے مُنکر ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔

"لیکن وہ صورت جس سے اولیاء اللہ کے انکار سے سلبِ ایمان ہوتا ہے، اور یہ ہے ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ---------- یعنی جو شخص میرے ولی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے وہ گویا میرے ساتھ جنگ کرنے کو تیار ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۲۹)

اعلان ولادت

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم اظہر احمد صاحب سابق مربی سلسلہ (اوسلو) ناروے کو اللہ تعالیٰ نے ۳۱- جنوری بروز جمعۃ المبارک تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام ولید احمد رکھا گیا ہے جو تحریک وقف نَو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم عبد المنان صاحب شکور پارک ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب ایکسین جامشورو (سندھ) کا نواسہ ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر پانے والا اور خادمِ دین بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

اسیرانِ راہِ مولیٰ کو دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے

اپنے خاندانی تعلقات کو بہتر کرنے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"میں نے بارہا نصیحتیں کی ہیں کہ اپنے خاندانی تعلقات کو بہتر کریں۔ اپنے روزمرّہ کے تعلقات میں سوچیں کہ صلہ رحمی کو کتنی اہمیت حاصل ہے۔ کس طرح میں نے بار بار آپ کو سمجھایا ہے کہ ساسوں کو چاہیئے کہ دوسروں کی بیٹیاں جب اپنا گھر چھوڑ کر ان کے گھر میں آجاتی ہیں تو وہ ان پر رحم کیا کریں۔ اپنی بیٹیاں سمجھا کریں اور بہوؤں کو سمجھایا ہے کہ تم اپنے دوسرے گھروں میں جا کر اپنی ماں کی طرح سلوک کیا کرو۔ لیکن اس کے باوجود لوگ سنتے ہیں اور شاید دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں یا سُنتے ہی نہیں اور محض ظاہری طور پر کانوں کے پردے مرتعش ہوتے ہیں کیونکہ یہ شکایتیں پھر بھی آتی رہتی ہیں۔ بڑے بڑے تکلیف دہ خط بعض بچیوں کے ملتے ہیں کہ ہم گئیں۔ ہماری جو نسبتی بہنیں ہیں وہ اس طرح سلوک کرتی ہیں گویا کہ میں نے ان کے بھائی پر ڈاکہ ڈالا ہوا ہے۔ اور وہ جب تک مجھے ذلیل و رسوا نہ کر دیں کہ یہ ہمارا زیادہ ہے اور تمہارا کم ہے، اس وقت تک ان کو چین نصیب نہیں ہوتا۔ ساسیں ہیں جو ہر وقت میرے خاوند کے کان بھرتی رہتی ہیں یا ہمارے خاوندوں کے۔ کئی خطوط اس قسم کے ملتے ہیں کہ جب تک تم اس کو رسوا کر کے ذلیل کر کے میرے سامنے جھکاؤ نہیں تم میرے بیٹے نہیں۔ اور اس میں یہ نقص ہے اور اس میں وہ نقص ہے۔ اس کے برعکس دوسری طرف سے بھی شکایتیں ملتی ہیں تو وہ راہیں کون سی تھیں جن راہوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خدا کو پایا۔ ان میں سے ایک راہ صلہ رحمی کی راہ تھی۔ اپنے خاندانی تعلقات کو درست کیا اور کوئی رشتہ دار آپؐ کا انگلی نہیں اٹھا سکتا تھا کہ کبھی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے اس کو کسی قسم کی جائز شکایت پہنچی ہو۔ پھر دوسروں کے بوجھ اٹھاتا ہیں ...... مٹے ہوئے اخلاق کو زندہ کرتا ہے نہ کہ زندہ اخلاق کو مٹا دیتا ہے۔ آج دنیا میں احمدیت کا دوسروں سے یہ فرق ہے جو ظاہر ہونا چاہیئے۔ کہ دُنیا انسان ایسے ہیں جو آج ان اخلاق کو جو انہوں نے اپنے آباؤ اجداد سے پائے مٹانے کے درپے ہیں اور اس طرح ملیا میٹ کر رہے ہیں کہ دیکھتے دیکھتے ہماری گلیوں، ہمارے شہروں، کوچوں ہمارے گھروں کے چہروں سے وہ اخلاق مٹتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ بد اخلاقی سیاہی کی صورت میں آپ کو دیواروں پر دکھائی دے گی۔ ہر قسم کے گندے کلمات وہاں لکھے ہوئے دکھائی دیں گے۔ ہر قسم کی گندی تصویریں وہاں دکھائی دیں گی۔ لیکن یہ ظاہری تصویریں نہیں ہیں۔ یہ دلوں کی تصویریں ہیں جو اچھل اچھل کر باہر نکل رہی ہیں۔ اخلاق معدوم ہو رہے ہیں۔ پس احمدی اگر اخلاق کو قائم نہیں کریں گے۔ تو کیسے خدا کو پائیں گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳/ اپریل ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۴۔ احسان ۱۳۷۰ ہش ۴۔ جون ۱۹۹۱ء

میزبانی کی ضرورت

شاید ایسا زمانہ کبھی بھی نہیں تھا کہ جب لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ جاتے ہوں۔ یہ اور بات ہے کہ پہلے عام آدمی کے لئے فاصلے کم ہوتے ہونگے یعنی لوگ زیادہ تر۔ زیادہ دُور نہیں جاتے ہونگے لیکن فاصلہ قریب ہی سہی جاتے ضرور ہونگے۔ اور بعض اوقات تو بھٹک کر بھی اجنبی جگہ پہنچ جاتے ہونگے۔ نکلے شکار پر اور دُور چلے گئے۔ شام ہو گئی اور واپسی مشکل ہو گئی۔ یہ بھی کسی اور جگہ۔ یا علاقے۔ میں جانے ہی کے مترادف ہے۔

آجکل لوگ زیادہ فاصلے طے کر لیتے ہیں۔ بالکل اجنبی ماحول میں چلے جاتے ہیں اور جان بوجھ کر بلکہ شوق سے ایسا کرتے ہیں۔ بلکہ اب تو اسے ایک خاص نام بھی دے دیا گیا ہے۔ اور وہ ہے ٹورازم۔ لوگ خاصی رقم خرچ کر کے سفر کرتے ہیں۔ اور اجنبی سے اجنبی جگہ دیکھنے کا شوق انہیں کہیں سے کہیں لے جاتا ہے۔ آغاز میں جب لوگ اس طرح کسی اور جگہ جاتے تھے یا پہنچ جاتے تھے تو انہیں اس بات کی ضرورت پیش آتی تھی کہ کوئی ان کی مہمان داری کرے۔ اور لوگ ضرور کرتے بھی ہونگے۔ اس بات کی آج بھی ضرورت ہے۔ اگرچہ آجکل رہائش اور کھانے پینے کے لئے ہوٹل بن گئے ہیں۔ لیکن سب گھر سے نکلنے والوں کو اس سہولت کا حاصل ہونا ممکن نہیں۔ میزبانی کی ـ یعنی انفرادی میزبانی کی ـ آج بھی ویسی ہی ضرورت ہے جیسے پہلے تھی۔

میزبانی میں سب سے پہلے تو رستہ بتانا آتا ہے۔ کس کو کہاں جانا ہے۔ اگر وہ پوچھے تو اسے صحیح پتہ بتایا جائے۔ جس کے گھر جانا ہے وہاں پہنچایا جائے اور اس کے بعد کھانے پینے کی میزبانی۔

کسی دوسرے شہر میں انسان راستہ بھول جائے اور اسے رستہ بتا دیا جائے تو وہ کتنا ممنون ہوتا ہے۔ پیاس لگی ہے پانی پلا دیا جائے۔ بھوک لگی ہے کھانا کھلا دیا جائے۔ سَر چھپانے کی ضرورت ہے تو رہنے کو ٹھکانہ دے دیا جائے۔ یہ بات کس طرح اس کا دل موہ لے گی یہ سب کچھ میزبانی میں آتا ہے۔ ابتدائے آفرینش سے آج تک اس کی ضرورت ہے۔ یہ ضرورت پوری ہونی چاہیئے

میزبانی کے مواقع تلاش کیجیے۔

لوگ ساحل پہ ڈوب جاتے ہیں
ہم تو منجدھار سے بھی ہو آئے
ہمّت و حوصلہ کی بات ہے یہ
ہم حقیقت ہیں اور وہ سائے

ـــــــ ابوالاقبال

زنداں کی زندگی ہے زنجیر کے سہارے
مَیں خواب دیکھتا ہوں تعبیر کے سہارے

عکسِ جمالِ جاناں سرمایۂ محبّت
آنکھوں کی روشنی ہے تصویر کے سہارے

تسخیر کے ہدف کو پانے چلا ہے شائد
تقدیر کا شکاری تدبیر کے سہارے

کچھ لوگ پی رہے ہیں سقراط کا پیالہ
کچھ لوگ جی رہے ہیں اکسیر کے سہارے

دل ہے کہ ہو چلا ہے رسوائیوں کا رسیا
پاگل بنا ہؤا ہے تشہیر کے سہارے

اس دَور کی سیاست جمہوریت کے ناطے
تعمیر کر رہی ہے تخریب کے سہارے

کل کے ہمارے رہبر تعداد میں ہیں کم کم
کچھ نام اُچھال ڈالو تعزیر کے سہارے

اُن کا ہر ایک پتھّر پھولوں سے بڑھ کے نکلا
کوٹھوں چڑھی ہے عزّت تحقیر کے سہارے

اس رہنما سے منزل کا پوچھنا عبث ہے
جو راہ چل رہا ہے رہگیر کے سہارے

مَیں نے نسیمؔ اپنی باتیں ہَوا میں رکھ دیں
اور لوگ جی رہے ہیں تحریر کے سہارے

نسیمؔ سیفی

دُعا بہترین ہمدردی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"یاد رکھو۔ ہمدردی تین قسم کی ہے اوّل جسمانی۔ دوم مالی۔ تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے۔ جس میں نہ صرف زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے۔ اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے۔۔۔ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریعت بل کا متن

(جسے قومی اسمبلی اور سینیٹ نے منظور کیا)

ہرگاہ کہ ساری کائنات پر حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس حاکمیت کو پاکستان کے عوام کی طرف سے اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعے اس کی بیان کردہ حدود کے اندر استعمال کرنا ایک مقدس امانت ہے۔

اور ہرگاہ کہ اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا جاچکا ہے اور اسی طرح تمام مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن مجید اور سنت کے احکام پر عمل کریں۔ تاکہ ان کی زندگیاں مکمل طور پر خدائی قوانین کی اطاعت کے تحت آجائیں۔

اور ہرگاہ کہ قرارداد مقاصد کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مستقل جزو کے طور پر شامل کیا گیا ہے اور ہرگاہ کہ اسلامی ریاست کی یہ ایک بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کی عزت، زندگی، آزادی، جائیداد اور بنیادی حقوق کا تحفظ کرے اور امن کو یقینی بنائے اور اسلامی نظام عدل کے ذریعے تمام عوام کو سستا اور جلد انصاف مہیا کرے۔

اور ہرگاہ کہ اسلام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اسلامی اقدار کی بنیاد پر سماجی نظام قائم کرنے کا حکم دیتا ہے۔

اور ہرگاہ کہ مذکورہ بالا مقاصد اور اہداف کے حصول کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان اقدامات کو آئینی اور قانونی پشتیبانی کی جائے۔

چنانچہ درج ذیل قانون بنایا جاتا ہے

۱۔ مختصر نام، اطلاق اور آغاز۔

۲۔ اس ایکٹ کو نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء کا نام دیا گیا ہے۔

۳۔ اس کا اطلاق پورے پاکستان پر ہوگا۔

۴۔ یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

۵۔ اس ایکٹ کا کوئی جزو غیر مسلموں کے پرسنل لاز، مذہبی آزادی، روایات، رسوم و رواج اور طرز زندگی پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

(۲) تعریف ۔۔۔۔ اس ایکٹ میں شریعت کا مطلب قرآن و سنت کے بیان کردہ اسلامی احکامات ہیں۔

وضاحت ۔۔۔۔۔ ۱۔ شریعت کی تشریح و توضیح کرتے وقت قرآن و سنت کی تشریح و توضیح کے مسلمہ اصولوں کی پیروی کی جائے اور اسلام کے مسلمہ فقہاء کی تشریح اور آراء پر عمل کیا جائے گا۔ موجودہ اسلامی مکاتب فقہ کی آراء پر بھی غور کیا جاسکتا ہے۔

وضاحت ۔۔۔۔۔ ۲۔ جیسا کہ آئین کے آرٹیکل ۲۲۷ میں بیان کیا گیا ہے، مسلمانوں کے کسی بھی فرقہ کے پرسنل لاز کے حوالے سے تشریح کرتے وقت قرآن و سنت کی تشریح سے مراد قرآن و سنت کی اس فرقہ کی تشریح ہوگی۔

(۳) شریعت کی بالادستی ۔۔۔۔ شریعت یعنی اسلام کے احکامات جو قرآن و سنت میں بیان کئے گئے ہیں، پاکستان کا بالادست قانون (سپریم لاء) ہوں گے۔ بشرطیکہ سیاسی نظام اور حکومت کی موجودہ شکل متاثر نہ ہو۔

(۴) قوانین کی تشریح شریعت کی روشنی میں ہوگی۔ اس ایکٹ کے مقصد کے لئے

(ا) ۔۔۔ سٹیچو لاء ۔۔۔ کی تشریح کرتے وقت اگر ایک سے زائد تشریحات ممکن ہوں تو عدالت اس تشریح کو اپنائے گی جو اسلامی اصولوں اور فقہ کے مطابق ہوگی اور

(ب) ۔۔۔ جہاں دو یا اس سے زائد تشریحات مساوی طور پر ممکن ہوں، تو وہ تشریح اختیار کی جائے گی جو آئین میں پالیسی کے اصولوں اور اسلامی دفعات کو آگے بڑھائے۔

(۵) مسلمان شہریوں کی طرف سے شریعت پر عمل کرنا ۔۔۔۔ پاکستان کے تمام مسلمان شہری شریعت اور ایکٹ پر عمل کریں گے۔

(۶) شریعت کی تعلیم اور اس کی تربیت وغیرہ ۔۔۔۔ ریاست درج ذیل مقاصد کے لئے موثر انتظامات کرے گی۔

الف ۔۔۔۔ تعلیمی اور پیشہ وارانہ تربیت کی مناسب سطح پر شریعت اسلامی فقہ اور اسلامی قانون کی دیگر تمام شاخوں کی تعلیم و تربیت۔

ب ۔۔۔۔ لاء کالجوں کے نصاب میں شرعی کورس شامل کرنا۔

ج ۔۔۔۔ عربی زبان کی تعلیم دینا اور

د ۔۔۔۔ شریعت اسلامی فقہ اور افتاء کی مناسب تعلیم رکھنے والے افراد کی خدمات عدالتی نظام کے لئے حاصل کرنا۔

(۷) تعلیم کی اسلامائزیشن ۔۔۔۔

۱۔ ریاست اس بات کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کرے گی کہ پاکستان کا تعلیمی نظام تعلیم و تدریس اور کردار سازی کی اسلامی اقدار کی بنیاد پر قائم ہو۔ (۲) وفاقی حکومت: اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد ۳۰ دنوں کے اندر اندر ماہرین تعلیم، ماہرین قانون، علماء اور منتخب نمائندوں جنہیں وہ مناسب سمجھے پر مشتمل ایک کمیشن قائم کرے گی۔ اور ان میں سے ایک کو کمیشن کا چیئرمین مقرر کرے گی

(۳) کمیشن کا کام یہ ہوگا کہ وہ پاکستان کے نظام تعلیم کا جائزہ لے تاکہ ذیلی دفعہ ۱ میں بیان کردہ مقاصد حاصل کئے جاسکیں اور اس سلسلہ میں سفارشات تیار کرے۔

(۴) کمیشن کی سفارشات پر مشتمل ایک رپورٹ وفاقی حکومت کو پیش کی جائے گی جو اسے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے دونوں ایوانوں کے سامنے رکھے گی۔ (۵) کمیشن کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ جس حوالے سے بھی مناسب سمجھے اپنی کارروائی کرے اور اپنا طریقۂ کار بنائے۔ (۶) تمام انتظامی اتھارٹیاں، ادارے اور مقامی اتھارٹیاں کمیشن کی مدد کریں گی۔ (۷) حکومت پاکستان کی وزارت تعلیم کمیشن سے متعلقہ انتظامیہ امور کی ذمہ دار ہوگی۔

(۸) معیشت کی اسلامائزیشن۔

(۱) ریاست اس امر کو یقینی بنانے کے اقدامات کرے گی کہ پاکستان کا اقتصادی نظام، اسلامی اقتصادی مقاصد اصولوں اور ترجیحات کی بنیاد پر تعمیر کیا جائے۔

(۲)۔ وفاقی حکومت اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد ۳۰ دن کے اندر اندر ماہرین اقتصادیات، بنکاروں، قانون دانوں، علماء اور منتخب نمائندوں اور ایسے دوسرے افراد جنہیں وہ مناسب سمجھیں، پر مشتمل ایک کمیشن قائم کرے گی اور ان میں سے ایک کمیشن کا چیئرمین مقرر کرے گی۔ (۳) کمیشن کے ذمہ یہ کام ہوں گے۔

(الف) ایسے اقدامات جن میں مناسب متبادل بھی شامل ہوں گے، تجویز کرنا جن کی بدولت اسلام کا بیان کردہ اقتصادی نظام قائم کیا جاسکے۔

(ب) پاکستان کے اقتصادی نظام میں ایسی تبدیلیوں کے لئے جن سے آئین کے آرٹیکل ۳۸ میں بیان کردہ عوام کی سماجی اور اقتصادی بہبود حاصل ہوسکے، ذرائع، طریقے اور حکمت عملی تجویز کرنا۔

(ج) ہر مالی قانون یا ٹیکس اور فیس عائد کرنے یا ان کی وصولی سے متعلقہ قانون یا بنکاری اور انشورنس کے قانون یا طریقۂ کار کا جائزہ لینا تاکہ یہ امر متعین کیا جاسکے، کہ یہ قوانین شریعت سے متصادم ہیں یا نہیں، اور ان قوانین طریقہ ہائے کار کو شریعت کے مطابق بنانے کے لئے سفارشات تیار کرنا اور

(د) اقتصادیات کی اسلامائزیشن میں ہونے والی پیش رفت کی نگرانی کرنا اس میں کوتاہیوں اور رکاوٹوں کی شناخت کرنا اور کسی بھی مشکل کو دور کرنے کے لئے متبادل تجویز کرنا۔

(۴) کمیشن اقتصادی امور کے ہر شعبہ سے کم از کم ممکن وقت میں ربوٰ کے خاتمہ کے عمل کی نگرانی کرے گا اور حکومت کو اقدامات کی سفارش کرے گا۔ جو معیشت سے ربوٰ کے مکمل خاتمہ کو یقینی بنائیں گے۔

(۵) کمیشن باقاعدہ بنیادوں پر مناسب وقفوں سے اپنی رپورٹیں وفاقی حکومت کو پیش کرے گا جو انہیں مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے دونوں ایوانوں میں رکھے گی اور کمیشن اسلامی اقتصادی نظام کے قیام کے سلسلے میں وفاقی حکومت کے کسی بھی استفسار کا جواب دے گا۔

(۶) کمیشن کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی کارروائی اور طریقۂ کار کو ہر حوالے سے جو وہ مناسب سمجھے چلائے۔

(۷) تمام انتظامی اتھاد، اتھارٹیاں ادارے اور مقامی اتھارٹیاں کمیشن کی مدد کریں گی۔

(۸) حکومت پاکستان کی وزارت خزانہ کمیشن سے متعلق انتظامی امور کی ذمہ دار ہوگی۔

(۹) ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلامی اقدار کا فروغ ۔۔۔ ۱، حکومت ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلامی اقدار کو فروغ دینے کے سلسلے میں ضروری اقدامات کرے گی۔

۲۔ شریعت کے خلاف توہین آمیز مواد جس میں فحاشی کی ترغیب دی گئی ہو کی اشاعت پر مکمل پابندی ہوگی۔

(۱۰) ہر شہری کی جان و مال اور شخصی آزادی کی ضمانت۔ پاکستان کے ہر شہری کے جان و مال، عزت حقوق اور آزادی کے تحفظ کی خاطر حکومت قانونی اور انتظامی اقدامات کرے گی جس کے تحت (الف) انتظامیہ اور پولیس میں اصلاحات کا نفاذ (ب) دہشت گردی اور سبوتاژ اور تخریبی سرگرمیوں کو روکنا۔ (ج) غیر قانونی اسلحہ کا رکھنا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے مظاہرے پر پابندی لگانا ۔

(۱۱) رشوت اور کرپشن کا خاتمہ ۔

رشوت ستانی، کرپشن اور بددیانتی پر قابو پانے کے لئے حکومت قانونی اور انتظامی اقدامات کرے گی اور ہر مجرم کے لئے مثالی سزا دی جائے گی۔

(۱۲) فحاشی اور بے حیائی کو دور کرنا۔

فحاشی، بے حیائی اور دیگر غیر اخلاقی حرکات کے خاتمہ کے لئے حکومت قانونی اور انتظامی اختیارات کا سختی سے استعمال کرے گی۔

(۱۳) سماجی برائیوں کا خاتمہ ۔

قرآن حکیم کے ارشاد کے مطابق امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اصولوں کے تحت اسلامی شعائر کے فروغ کے لئے حکومت سماجی برائیوں پر قابو پانے اور ان پر عمل درآمد کے لئے ضروری قوانین وضع کرے گی۔

(۱۴) نظام عدل ۔ حکومت عدلیہ کے نظام کو اسلامی رنگ دینے کے لئے ضروری اقدامات کرے گی اور ایسے قوانین کو ختم کر دے گی جس میں مختلف عدالتوں میں ایک ہی مقدمہ کی سماعت سے انصاف حاصل کرنے میں تاخیر ہوتی ہو اس کے علاوہ مقدمہ کے اخراجات میں کمی کے علاوہ عدالت سے انصاف کے حصول کی جستجو کو یقینی بنایا جائے گا۔

(۱۵) بیت المال (ویلفیئر فنڈ)۔

غریبوں، بے سہارا، حاجت مندوں، معذوروں، بیواؤں، یتیموں اور بے کس لوگوں کی مالی امداد کے لئے حکومت ایک بیت المال قائم کرے گی۔

(۱۶) (نظریہ پاکستان کا تحفظ)۔

پاکستان کو ایک اسلامی مملکت کی حیثیت سے اس کے نظریہ، یکجہتی اور استحکام کی حفاظت کے لئے حکومت ضروری قوانین نافذ کرے گی۔

(۱۷) جھوٹے الزامات کے خلاف حفاظتی اقدامات۔ پاکستانی شہریوں کے خلاف جھوٹے الزامات، کردار کشی اور ان کی پرائیویٹ زندگی کے خلاف سرگرمیوں کو روکنے کے لئے حکومت قانونی اور انتظامی کارروائی کرے گی تاکہ ان کی عزت اور شہرت کا تحفظ کیا جائے۔

(۱۸) بین الاقوامی مالیاتی فرائض۔

اس ایکٹ میں شامل ہر جزو یا کسی عدالت کے فیصلے کے باوجود جب تک کہ متبادل اقتصادی نظام نافذ نہیں کر دیا جاتا، موجودہ مالی ذمہ داریاں اور قومی اداروں اور غیر ملکی اداروں کے درمیان کئے جانے والے معاہدے، برقرار قانونی واجب العمل اور جاری رہیں گے۔

تشریح ۔ اس شق میں قومی ادارے کی تشریح کے طور پر ایسے تمام وفاقی اور صوبائی ادارے، قانونی کارپوریشن، کمپنیاں، ادارے، باڈی، کار عظیم یا پاکستان کا کوئی شخص اور غیر ملکی ایجنسی کی اصطلاح میں بیرونی حکومت، غیر ملکی مالیاتی ادارہ، غیر ملکی کیپیٹل مارکیٹ جس میں بنک یا کوئی غیر ملکی قرضہ جاری کرنے والی کمپنی بشمول فرد واحد اور مال مہیا کرنے یا خدمات ادا کرنے والا شخص۔

(۱۹) موجودہ فرائض کو پورا کرنا۔

اس ایکٹ میں شامل ہر جزو یا اس کے تحت کیا جانے والا کوئی فیصلہ، کسی بھی ادا شدہ مالیاتی فرائض بشمول کوئی معاہدہ جو کسی کنٹریکٹ کے تحت کیا گیا ہو یا کسی دوسرے طریقہ سے جس میں رقم کی ادائیگی کا وعدہ کیا گیا ہو یا وفاقی، صوبائی حکومت کسی مالیاتی یا قانونی ادارے یا کسی دیگر ادارے نے ادائیگی کا وعدہ کیا ہو اور یہ سب کنٹریکٹ اور ادائیگی کے وعدے، قانونی اور پابند رہیں گے اور اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک کہ ایک متبادل اقتصادی نظام معرض وجود میں نہ آجائے۔

(۲۰) عورتوں کے حقوق اثر انداز نہیں ہوں گے۔ اس ایکٹ میں شامل کسی بھی جزو کے باوجود آئین کے تحت عورتوں کو دیئے جانے والے کوئی بھی حقوق اثر انداز نہیں ہوں گے۔

(۲۱) پارلیمنٹ کے قانون سازی کے حقوق اثر انداز نہیں ہوں گے۔ اس ایکٹ میں شامل کسی بھی جزو کے باوجود پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کو آئین کے تحت متعلقہ امور کے بارے میں قانون سازی کے خصوصی حقوق حاصل ہوں گے۔

(۲۲) اس ایکٹ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے وفاقی حکومت سرکاری گزٹ میں ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے قوانین کا اعلان کر سکے گی۔

مقاصد اور ان کی وجوہات کی تشریح

پاکستان کو ایک اسلامی ریاست بنانے کی عوامی خواہش کا احترام کرتے ہوئے دیگر امور کے علاوہ (الف) ایک ایسا سماجی نظام قائم کیا جائے گا جس میں شہریوں کے مابین مساوات پر مبنی ایک ایسی سوسائٹی قائم کی جائے جو لوٹ کھسوٹ کی بجائے شہریوں کے جان و مال آزادی اور حقوق کو یقینی بنائے اور آزادانہ اسلامی انصاف کی طرز پر ہر شہری کو سستا اور فوری انصاف مہیا کرے۔

(ب) شریعت کے مطابق ایسا سسٹم رائج کیا جائے گا جس کے تحت رشوت، کرپشن اور بدعنوانی کا خاتمہ ہو۔

(ج) فحاشی، غیر اخلاقی اور دیگر سماجی برائیوں کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔ یہ بل قرار دیتا ہے کہ شریعت یعنی قرآن و سنت کے بیان کردہ احکام پاکستان کا سپریم لاء ہوں گے۔ یہ تقاضا کرتا ہے کہ پاکستان کے تمام مسلمان شہری شریعت پر ایمانداری سے عمل کریں گے یہ ریاست پر ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ

(الف) شریعت اور اسلامی فقہ کے اصولوں کی تعلیم و تربیت کیلئے نتیجہ خیز انتظامات کرے۔

(ب) اسلامی طریقہ انصاف کو بااثر بنانے کیلئے ضروری اقدامات کرے تاکہ لوگوں کو مختلف عدالتوں سے رجوع کرنے کی ضرورت سے بچایا جا سکے۔

(ج) لوگوں کی زندگی، عزت، آزادی، جائیداد اور حقوق کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے پولیس میں اصلاحات کرے۔

(د) ہر قسم کی کرپشن کو ختم کرنے کے لئے قانون کو جامع اور اثر پذیر بنائے۔

(ڈ) غریبوں، حاجت مندوں، بیواؤں، یتیموں اور بے سہارا شہریوں کی مدد کے لئے ایک بیت المال قائم کرے۔

(ذ) فحاشی، بے حیائی اور دیگر برائیوں کے خاتمہ کے لئے قانونی اور انتظامی اقدامات کرے۔

(ر) پاکستان کے نظریہ استحکام اور یکجہتی کی حفاظت کے لئے ضروری قوانین وضع کرے۔

(ڑ) غیر قانونی اسلحہ رکھنے یا اس کا مظاہرہ کرنے پر پابندی لگانے کے لئے ضروری قوانین بنائے۔

(ز) پاکستان کے اقتصادی نظام کو اسلامی اقدار اور اصولوں کی بنیاد پر قائم رکھنے کے لئے ایک کمیشن قائم کرے جس میں ماہر اقتصادیات "بینکنگ، قانونی ماہرین، علماء اور عوام کے منتخب نمائندے شامل ہوں جن کے فرائض میں ایسے اقدامات اور طریق کار کی سفارش کرنا ہے جو موجودہ اقتصادی نظام کے بدلے ایک اسلامی اقتصادی نظام کی بنیاد رکھ سکے جس پر عمل کرنے سے اقتصادیات کو اسلامائزیشن کے سانچے میں ڈھالا جا سکے اور یہ ایک ایسا اسلامی اقتصادی نظام ہو جو اقتصادیات کے ہر شعبہ سے ربوٰ کا کلی طور پر خاتمہ کر سکے اور یہ عمل جابرانہ جلد ہونا چاہیئے۔

(ژ) ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلامی اقدار کے فروغ کے لئے ضروری اقدامات کرے۔

(س) پاکستان کے تعلیمی نظام کو اسلامی اقدار پر مبنی تعلیمات درس و تدریس اور اخلاقیات کے فروغ کو یقینی بنانے کے لئے ضروری اقدامات کے سلسلے میں ایک کمیشن قائم کرے جس میں تعلیمی ماہرین، قانون دان، علماء اور عوام کے منتخب نمائندے شامل ہوں گے جو درج ذیل امور کے لئے اپنی سفارشات پیش کرے۔

(۱) سماجی برائیوں کو دور کرنے اور قرآن و سنت میں بیان کردہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اسلامی اصولوں پر مبنی اسلامی اقدار کے فروغ کو یقینی بنائے۔

(ب) پاکستان کے اقتصادی نظام کو تباہی سے بچانے اور تمام معاہدوں کا احترام کرتے ہوئے انہیں باعزت طور پر پورا کرنے کی خاطر یہ بل تمام مالی فرائض اور معاہدہ جات جو قومی، اداروں اور غیر ملکی ایجنسیوں کے مابین کئے گئے ہیں کسی نئے اقتصادی نظام کے نفاذ تک ان پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔

(متن نوائے وقت سے لیا گیا)

نصیحت کرنے کے فوائد

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل فرماتے ہیں:۔

"یہ بڑا معرفت کا نکتہ ہے جو میں نے تمہیں سنایا ہے۔ دوسروں کو ضرور ہر روز نصیحت کرو۔ اس سے تین فائدے ہوتے ہیں۔ اوّل خدا کے نہی عن المنکر کی تعمیل ہوتی ہے۔ دوسرے ممکن ہے کہ جس کو نصیحت کی جائے اس کو نیک کاموں کی توفیق ملے۔ تیسرے۔ جب انسان اپنے نفس کو مخاطب کرتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے اور اسکی بھی اصلاح ہوتی ہے۔ تمہارے بیان میں خدا کی عظمت اور اس کی قدرت و تصرف کا ذکر ہو۔ اس کا تین طرح دنیا میں مقابلہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ منہ پر کہہ دیتے ہیں کہ نہ ہم مانتے ہیں اور نہ ہم سننا چاہتے ہیں اور بعض سنتے ہیں مگر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ قسم قسم کی وجوہات نکال کر نکتہ چینی کرتے ہیں مگر واعظ کو چاہیئے کہ اللہ کے لئے صبر کرے اور اپنا کام کرتا چلا جائے۔"

(خطبات نور ص ۱۴۳، حصہ دوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ____ نون ۔ سین

مشرق اور مغرب

مشرق مشرق ہے اور مغرب مغرب اور یہ دونوں کبھی آپس میں مل نہیں سکتے۔ فاصلے تو بے شک کم ہو رہے ہیں اور لوگ ایک دوسرے کے قریب بھی آ رہے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مشرق کا مزاج اور مغرب کا مزاج دونوں آپس میں ہم آہنگ نہیں ہو سکتے۔ اگر یہ بات ناممکن نہیں ہے تو مشکل ضرور ہے خاص طور پر مغرب مشرقی لوگوں کو اپنے زیادہ قریب نہیں آنے دینا چاہتا۔

اگلے سال سے سنگل یورپ ایکٹ لاگو ہو جائے گا اور تمام یورپی ملکوں کی یہ کوشش ہو گی کہ وہ جس طرح بھی ممکن ہو تیسری دنیا کے غریب ملکوں کے باشندوں کو روزی کمانے کے لئے اپنے ہاں آنے کی اجازت نہ دیں۔ ایک تو وہ ان کے تہذیب و تمدن سے بیگانہ ہیں اور بیگانہ ہی رہنا چاہتے ہیں اور دوسرے یہ کہ شائد وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر ان غریب ممالک کے باشندوں کو دیا جا رہا ہے جس کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے چنانچہ یورپین کمیونٹی کے کسی ملک میں تیسری دنیا کے باشندے کے قیام کے لئے خاصی مشکل شرائط رکھی جانے کا امکان ہے۔ برطانیہ کی پارلیمنٹ میں ایک نسلی اور معاشرتی گروپ ہے جو تمام پارٹیوں پر مشتمل ہے۔ اس گروپ نے ہاؤس آف کامنز میں ایک میٹنگ منعقد کر کے اس نئے قانون کے لاگو ہونے کے نتائج پر غور کیا۔ خاص طور پر اس رنگ میں کہ یورپ میں جو اقلیتیں ہیں ان کو کس طرح اکثریتوں کے ساتھ اکثریتوں میں ضم کیا جائے گا۔ ایک متحدہ یورپ میں اقلیتوں کی زندگی جس طرح دشوار ہونے کا خطرہ ہے اس پر بحث کرنے کے لئے یہ میٹنگ منعقد کی گئی تھی۔ پارلیمنٹ کے ایک لیبر پارٹی کے ممبر جو چار ایشیائی اور افرو کیریبین ممبروں میں سے ایک ہیں اور جو ۱۹۸۷ء میں پارلیمنٹ کی رکنیت کے لئے منتخب ہوئے تھے۔ انہوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ معلوم ہوتا ہے کہ نسل پرستی کی طرف قدم بڑھایا جا رہا ہے اور قومی اختلافات کو ہوا دی جا رہی ہے اور یورپ میں قومیت کی بت پرستی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یورپ جس نے دنیا کو ایک بڑی اچھی تہذیب یاد دی ہے۔ اسی نے دنیا کو بعض ایسی چیزیں بھی دکھائی ہیں جہاں پر حراست میں دکھ کر تکلیفیں دی جاتی ہیں اور شہروں میں ایسے علاقے آباد ہو جاتے ہیں جو غربت کی وجہ سے باقی علاقے سے بالکل الگ تھلگ رہتے ہیں۔ بلجیئم فرانس جرمنی اور برطانیہ میں نسلی امتیاز کے باعث ایک دوسرے پر گذشتہ پانچ سال میں حملوں کی تعداد بڑھتی رہی ہے یوروپین کمیونٹی کے نمائندوں کو جو فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں ہیں غالباً غول میں بستے ہیں آپ کو یہ پتہ ہی نہیں کہ اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تغافل کا یہی حال رہا تو یورپ کو خاصا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اس میٹنگ میں شرکت کرنے والوں نے اس بات پر زور دیا کہ یورپ کی حکومتوں پر دباؤ ڈالنا چاہیئے کہ وہ امتیازی امور کا خاتمہ کریں ایک تجویز تو برطانوی پارلیمنٹ میں پیش بھی کر دی گئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ یورپ کی دیگر حکومتوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔

جنوبی افریقہ مصالحتی میٹنگ

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں جنوبی افریقہ میں اصل لڑائی تو کالے لوگوں اور گوری نسل کی ہے۔ اور یہ لڑائی ایک لمبے عرصے سے لڑی جا رہی ہے۔ حکومت نے حالات کو بہتر بنانے کے لئے افریقن نیشنل کانگریس کے نائب صدر نیلسن منڈیلا کو ۲۷ سال کی قید کے بعد رہا کر دیا اور اس طرح دونوں پارٹیوں کو قریب لانے کی صورت پیدا ہو گئی اور کچھ عرصہ نیلسن منڈیلا اور صدر ڈی کلارک کی باتوں سے یوں لگتا تھا کہ اب افریقی لوگ مطمئن ہو جائیں گے۔ یعنی حکومت ایسے اقدام کرے گی جن سے سیاہ فام لوگوں کو اطمینان حاصل ہو جائے گا۔ لیکن جوں جوں نیلسن منڈیلا اور ڈی کلارک ایک دوسرے کے قریب آئے اور سیاہ فام لوگوں کی مختلف پارٹیوں کے آپس میں جھگڑے شروع ہو گئے اور ان جھگڑوں میں سینکڑوں افراد مارے گئے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حالات کو بہتر بنتے دیکھ کر سفید فام لوگوں نے روڑہ اٹکانے کے لئے سیاہ فام لوگوں کے آپس میں جھگڑے کروا دیئے۔ یہ بات ٹھیک ہے یا غلط یہ تو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یہ ضرور ہوا ہے کہ افریقن نیشنل کانگریس بھی اب ڈی کلارک کے اتنا قریب نہیں رہی جتنا کہ پہلے تھی۔ ان کا مطالبہ ہے کہ حکومت ان جھگڑوں کو ختم کرائے۔ لیکن جب حکومت نے اس سلسلے میں ایک میٹنگ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تو افریقن نیشنل کانگریس نے اس میں شرکت سے انکار کر دیا۔ اس میٹنگ میں حکومت سیاسی پارٹیاں، مذہبی لوگ اور دوسری تنظیموں کے تقریباً دو صد افراد نے شرکت کی اور یہ میٹنگ ۲ دو روز تک جاری رہی۔ مقصد صرف یہ تھا کہ سیاہ فام لوگوں کی پارٹیوں میں جو جھگڑے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور جن کی وجہ سے خاصی تعداد میں لوگ مارے گئے ہیں ان کو کسی طرح بند کروا دیا جائے۔ حکومت کے علاوہ زیادہ تر زولو انکاتا فریڈم پارٹی (پارٹی کا نام زولو انکاتا فریڈم پارٹی ہے اور زولو اس پر چھائے ہوئے ہیں) اور جنوبی افریقہ کے سفید فام لوگ جو یہ چاہتے ہیں کہ سیاہ فام لوگوں کے ساتھ حکومت بنائی جانی چاہیئے۔ وہ شامل تھے۔ یوں تو حکومت نے کہا کہ افریقن نیشنل پارٹی کا اس میٹنگ کا بائیکاٹ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ لیکن وہ خوب سمجھتی ہے کہ یہ بائیکاٹ ان کی راہ میں روڑے اٹکا سکتا ہے۔ حکومت نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس میٹنگ سے اور ایسی ہی دیگر میٹنگز سے سیاہ فام لوگوں کے آپس کے جھگڑے ختم کئے جا سکیں گے۔ دستوری امور کے وزیر گیرٹ ولوئن GERRIT VILAOEN نے میٹنگ کے آغاز پر کہا کہ اس میٹنگ کے بعد دستور میں مزید تبدیلیاں لائی جانے کا امکان ہے جن سے تبدیلیوں کی بنیاد وسیع تر ہو جائے گی۔ اور تمام لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔

مقبوضہ کشمیر جل رہا ہے

گذشتہ روز اقوام متحدہ کی معاشی اور سماجی کونسل سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے سفیر جمشید مارکر نے کہا کہ جو تشدد آمیز کارروائیاں مقبوضہ کشمیر میں ہو رہی ہیں ان سے نظریں بچا لینا آسان تو ہو سکتا ہے لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایسا کرنا انسانی حقوق کی پامالی ہے۔ اور اس طرح انسانی حقوق کو ایک جگہ نظر انداز کرنے سے دنیا کے دوسرے حصے بھی خاصے متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس سے یہ بھی پتہ چلے گا کہ وہ لوگ جو اس معاملے میں کچھ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں وہ اپنی کارکردگی کے میدان میں انتخاب کے قائل ہیں یعنی کہاں کچھ کیا جائے اور کہاں خاموش رہا جائے۔ حالانکہ حالات دونوں جگہ پر ایک جیسے ہوں۔ جمشید مارکر ہیومن رائٹس کی ایک بحث میں حصہ لے رہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت تقریباً چار لاکھ ہندوستانی فوجی مقبوضہ کشمیر میں موجود ہیں۔ اور کشمیری لوگوں کی تحریک آزادی کو کچلنے میں شب و روز مصروف ہیں نہ صرف یہ کہ وہ اس تحریک کو کچل رہے ہیں بلکہ تحریک آزادی کے سلسلے میں سامنے آنیوالے لوگوں پر نہایت متشددانہ کارروائی کی جاتی ہے۔ یہ کارروائیاں جو ہندوستانی فوج مقبوضہ کشمیر میں کر رہی ہے بہت سے لوگوں کی ہلاکت کا باعث بنتی ہیں۔ جو کچھ کشمیریوں کی طرف سے مقبوضہ کشمیر میں ہو رہا ہے۔ جمشید مارکر نے کہا وہ انسانی حقوق کے حصول کی جدوجہد ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں متعدد حوالوں سے ثابت کیا کہ تحریک کو متشددانہ رویے سے کچلا جا رہا ہے اور انسانی حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے۔ اپنی تقریر میں انہوں نے افغانستان فلسطین، جنوبی افریقہ اور قبرص کا بھی ذکر کیا۔ چنانچہ آپ کی یہ مدلل تقریر نہایت توجہ سے سنی گئی۔ ان تمام علاقوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے جموں اور کشمیر پر خاص طور پر اپنی توجہ مرکوز رکھی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی حکومت جو چاہے کہتی رہے اس میں کوئی شک نہیں کہ تحریک آزادی کے پروانے اپنے دلی جذبے کا از خود اظہار کر رہے ہیں۔ اور انہیں کسی دوسری جگہ سے کوئی ناجائز مدد نہیں مل رہی۔ مسٹر جمشید مارکر نے سیکورٹی کونسل کے ۱۹۴۸ء اور ۱۹۵۰ء کی قراردادوں کی طرف بھی توجہ مبذول کروائی جن میں یہ کہا گیا تھا کہ کشمیر میں اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب رائے کروایا جائے یہ قراردادیں ابھی تک ویسی کی ویسی پڑی ہیں۔ ان پر اس لئے عمل نہیں ہو سکا کہ بھارت نے ایسا کرنے کی کبھی حامی نہیں بھری۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ محض فریب

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

ذیابیطس سیمینار

گذشتہ روز کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں ذیابیطس کے موضوع پر ہونے والے چوتھے قومی ٹریننگ کورس سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی وزیر صحت نے کہا کہ حکومت اس بات کا ارادہ کر چکی ہے کہ جعلی دواؤں کے بدلے اصل دوائیں ہسپتالوں کو مہیا کی جائیں۔ اس وقت مارکیٹ میں بہت سی جعلی دوائیں بک رہی ہیں۔ وزیر موصوف اس موقعہ پر چیف گیسٹ تھے۔ انہوں نے آخری سیشن میں ذیابیطس کے متعلق بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ہسپتالوں میں دوسری شفٹ میں علاج معالجے کی سہولت بہم پہنچانے سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت یہ عہد کر چکی ہے کہ وہ عوام الناس کو صحت کے لئے پوری طرح آسانیاں مہیا کرے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یکم جولائی سے وزارت صحت ہسپتالوں کو جو دوائیں مہیا کرے گی۔ وہ موجودہ پیکنگ اور لیبل کے ساتھ ہوں گی۔ وزیر موصوف نے ذیابیطس ایسوسی ایشن کی کوششوں کو سراہا کہ وہ اس مہلک بیماری کو ملک سے ختم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ ایک ہینڈ آؤٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پنجاب حکومت ہیلتھ فاؤنڈیشن قائم کر رہی ہے۔ جس کے لئے فی الحال دس کروڑ روپیہ وقف کیا گیا ہے۔ یہ روپیہ اگلے سال کے بجٹ سے لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تجزیے سے پتہ چلا ہے کہ ملک میں اس بیماری کے مریضوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس خطرے کے خاتمے کے لئے باقاعدہ سکیم بنائی جائے۔ انہوں نے ڈاکٹروں سے اپیل کی کہ وہ آگے آئیں اور تن من دھن کی بازی لگا کر تحقیقات کے ذریعے اس مرض کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

اس سے قبل ذیابیطس ایسوسی ایشن پاکستان کے صدر نے کہا کہ ذیابیطس ایک عمر بھر لگی رہنے والی بیماری ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں کو نہایت کم قیمت پر اس کی دوائیں مہیا کی جائیں۔ اور علاج کو بھی نسبتاً سہل بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سارے ملک میں سروے کر کے یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ ذیابیطس کا مرض کس حد تک پھیل رہا ہے تاکہ اس کے مطابق سکیم بنا کر اس کے خاتمے کی کوشش کی جائے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ذیابیطس مراکز قائم کرے جہاں اس مرض میں مبتلا لوگوں کو بہتر علاج کی سہولت میسر آ سکے۔

ذہنی امراض

میو ہسپتال کے شعبہ نفسیات میں ڈبلیو۔ ایچ۔ او کی سرپرستی میں گذشتہ ہفتے ایک تربیتی کورس کا انتظام کیا گیا ایڈورڈ میڈیکل کالج کے شعبہ نفسیات کے آئی۔ اے۔ تبسم کریم نے اس کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی۔ اور یہ بات کیوں ضروری ہے کہ ذہنی بیماریوں کا آغاز ہی میں پتہ چل جائے تو انسان کو ان بیماریوں کے گھمبیر ہونے سے بھی بچایا جا سکتا ہے اور ابتدائی پریشانی سے بھی۔ خاص طور پر اس بات کی ضرورت دیہاتی علاقوں میں پیش آتی ہے۔ کیونکہ دیہات کے لوگوں کو ذہنی امراض کے علاج کی سہولتیں میسر نہیں ہوتیں ان میں سے بہت سے لوگ ذہنی امراض میں مبتلا ہو کر سالہا سال تک تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ جہاں تک نفسیاتی بیماریوں کا تعلق ہے انہوں نے کہا کہ انہیں لاعلاج نہیں سمجھنا چاہیئے اگر ان کے آغاز پر ہی تشخیص ہو جائے تو بہت سے بیماروں کا مکمل علاج ہو سکتا ہے اور انہیں ایسی باتوں سے بچایا جا سکتا ہے جو مستقل طور پر معذور کر دینے والی ہیں۔ پروفیسر ترین نے کہا کہ ان کی تحقیقاتی ٹیم جو اس پروگرام کے سلسلہ میں کام کر رہی ہے نے کئی ایسے مریضوں کا پتہ چلایا ہے۔ جنہیں نفسیاتی مرض لاحق ہو چکا ہے۔ اور اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ انہیں علاج کی آسانیاں مہیا کی جائیں یہ تربیتی کورس بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور چونکہ اس کے ذریعے متعدد ڈاکٹر نفسیاتی بیماریوں سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور انہیں ان کے علاج کی تربیت بھی دی جانا مقصود ہے امید کی جاتی ہے کہ دیہاتی لوگوں کو ان بیماریوں سے خاصی حد تک بچایا جا سکے گا۔ ڈاکٹر اعجاز حیدر نے پروفیسر ترین کی کوششوں کو سراہا کہ وہ نہ صرف پوسٹ گریجوایٹ ڈاکٹروں کی نفسیات میں تربیت کرتے ہیں بلکہ ان لوگوں کو بھی جو بہت کم تعلیم کے ساتھ صحت کے محکمے میں کام کر رہے ہیں انہیں بھی یہ بتایا جاتا ہے کہ ذہنی مریضوں سے کیا سلوک کرنا چاہیئے انہوں نے مزید کہا کہ اب ایسے ڈاکٹروں کی بھی تربیت کی جا رہی ہے جو ضلعی سطح پر سپیشلسٹ کے طور پر کام کریں گے کورس میں شرکت کرنے والوں کو بتایا گیا کہ کس طرح نفسیات کے ماہر ان کی تربیت میں مدد کریں گے۔

ڈبلیو ایچ او کی ذہنی صحت کی پروفیسر خالدہ ترین نے ڈبلیو ایچ او کی کوششوں کی تفصیل بتائی۔ انہوں نے کہا کہ اس ادارے کا پروگرام یہ ہے کہ سن ۲۰۰۰ء تک تمام لوگوں کو ذہنی مرض کے علاج کی سہولت میسر آ جانی چاہیئے ڈاکٹر افضل جاوید نے شرکت کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا اور اس امید کا اظہار کیا کہ جو معلومات انہیں فراہم کی جائیں گی ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ ذہنی مریضوں کا بہتر طریق پر علاج کر سکیں گے۔

تعارف

انسانی حقوق کا کمیشن برائے پاکستان کا

سہ ماہی نیوز لیٹر

مکرم محمد سعید اختر صاحب (اوٹیریو) نے ہمیں انسانی حقوق کے کمیشن برائے پاکستان کے سہ ماہی نیوز لیٹر کا اپریل ۱۹۹۱ء کا شمارہ عنایت فرمایا ہے۔ اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ خیال تھا کہ اس میں جماعت کے متعلقہ حصوں کی فوٹو سٹیٹ آپ کی خدمت میں بھجوا دوں لیکن دیکھا کہ سارا رسالہ ہی دلچسپ ہے۔ اس لئے رسالہ بھجوا رہا ہوں۔ اشاعت کے بعد اگر آپ کے کام کا نہ ہو تو رسالہ واپس بھجوا کر مشکور فرمائیں۔ اگر ریکارڈ میں رکھنا چاہیں تو رکھ سکتے ہیں۔ آپ نے اپنے لئے اور اپنے پوتے انیب کے لئے دعا کی بھی درخواست کی ہے۔

جہاں تک اس رسالے کا تعلق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا مختصر سا تعارف کروا دیا جائے تو قارئین کے علم میں یقیناً اضافہ ہو گا۔ ضروری نہیں کہ ہم اس شمارے کے تمام مندرجات سے اتفاق کرتے ہوں لیکن بہر حال جو کچھ اس میں شائع ہوا ہے۔ اس کا ایک مختصر سا خاکہ پیش خدمت ہے۔

سر ورق پہ یوں لگتا ہے کہ ایک ایسے شخص کی تصویر دی گئی ہے جسے پھانسی دی جا رہی ہے۔ اور شاید اسی لئے اس پرچے کا پہلا مضمون یہ ہے کہ "حکومت بطور قاتل" اس کے بعد ایک مشترکہ بیان موت کی سزا کے متعلق پیش کیا گیا ہے۔ "موت کی سزا کیوں ختم کر دینی چاہیے" یہ بات بھی ایک مضمون کی صورت میں پیش کی گئی ہے۔ اس میں چار نوجوان بلکہ کم عمر لڑکوں کی تصویر دی گئی ہے جن کے نام کلیم احمد شاکر۔ وسیم اور فرید ہیں جنہیں کراچی میں ۶ مارچ ۱۹۹۱ء کو موت کی سزا سنائی گئی تھی۔ اس سے آگے ایک مضمون جسے ایڈیٹوریل تبصرہ کیا جا سکتا ہے۔ "موت اصل جواب نہیں ہے" کے عنوان سے دیا گیا ہے۔ صفحہ ۷ پر ایک کالم میں ایک احمدی کا ذکر ہے جو پیشہ کے لحاظ سے کیمیکل انجینئر ہیں جن کا نام محمود احمد شمس ہے۔ اور جنہیں اس الزام کے تحت گرفتار کیا گیا تھا کہ وہ ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے اپنے سینے پر کلمہ کا بیج لگایا ہوا تھا۔ انہیں عدالت نے ایک سال قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی۔ لیکن جب ان کا معاملہ ہائی کورٹ میں پیش کیا گیا تو انہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ کم سن قیدیوں کے ساتھ کیسا بہیمانہ سلوک ہوتا ہے۔ اس کی تفاصیل پیش کی گئی ہیں۔ سندھ میں سیاسی گرفتاریاں اور راحیلہ ٹوانہ کی تعذیب کی سرگذشت۔ بلوچستان میں کتنے قیدی ہیں۔ ہیومن رائٹس

کمیشن پاکستان کی رپورٹ جو اقوام متحدہ کے کمیشن کو پیش کی گئی۔ اس کا عنوان "سیاسی گرفتاریاں اقلیتیں اور جبری مزدوری ہے"۔ اس میں خاص طور پر اقلیتوں کو جو خطرات درپیش ہیں اور جن کا انہیں ہر وقت سامنا رہتا ہے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ دستوری اصلاحات کے متعلق ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں کہا گیا ہے کہ دستور میں خامی سے

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند کام کی باتیں

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کی بیان فرمودہ چند کام کی باتیں۔

بہت سی باتیں میرے تجربہ میں مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند باتیں میں یہاں درج کرتا ہوں۔ جو احمدی بچوں کی تربیت میں مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔

میں آٹھ نو سال کا بچہ تھا ہمارے محلہ میں ایک جگہ راگ رنگ کی محفل ہورہی تھی۔ بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا میں بھی چلا گیا۔ اور گانا سنتا رہا۔ جب میں اس مکان سے باہر آرہا تھا۔ تو اتفاق سے میرے والد صاحب کچہری سے واپس آرہے تھے۔ مجھے اس مقام سے باہر آتا دیکھ کر فرمانے لگے۔ تم کہاں سے آرہے ہو۔ میں نے بڑی معصومیت اور خوشی سے کہا کہ میں گانا سن کر آیا ہوں۔ میرے والد صاحب نے فرمایا۔ شریفوں کے بچے ایسا کام نہیں کیا کرتے۔ وہ دن اور آج کا دن یہ نصیحت میرے سینے میں گڑ گئی۔

۲۔ ٹاکی یعنی بولتا ہوا سینما ہندوستان میں ۱۹۲۹ء کے قریب آیا۔ اور لوگوں کا شوق اس کی طرف بڑھنے لگا۔ ۱۹۳۵ء میں حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے، نے سینما بینی سے احمدیوں کو بالکل منع فرما دیا اور یہ ایک نہایت دُور اندیشی اور فائدے کا قدم ثابت ہوا۔ جو لوگ سینما دیکھتے ہیں انہیں سینما دیکھنے کا ایک قسم کا نشہ اور عادت پڑ جاتی ہے۔ اور پھر وہ سینما دیکھنے کے بغیر رہ نہیں سکتے۔ نتیجہ یہ ہے کہ بہت سا روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گندے گانے اور گندے اخلاق سیکھ لئے جاتے ہیں۔ وقت ضائع جاتا ہے۔ ایک (ایمان لانے والے کے لئے) ان باتوں کی کہاں گنجائش ہے۔ اور ایک احمدی کو کب فرصت ہے کہ وہ دینی کاموں کو چھوڑ کے خدمتِ دینِ حق میں روپیہ لگانے کی بجائے کھیل تماشے پر صرف کرے۔ اور اگر وہ طالب علم ہے تو کتابوں کو چھوڑ کر سینما کی طرف لپکے۔ غرضیکہ سینما بینی نے بہت سے اخلاق تباہ کر دیئے۔ ہماری جماعت پر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ امام کی بروقت ہدایت نے انہیں ضیاعِ وقت ضیاعِ مال اور ضیاعِ اخلاق سے بچا لیا۔

اور اگر اندازہ لگایا جائے تو لاکھوں لاکھ روپیہ جہالت کا ضائع ہونے سے بچ رہا اور بذریعہ تحریک جدید خدمتِ دین پر صرف ہوا۔

۳۔ ۱۹۱۵ء کی بات ہے کہ خاکسار نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ میرے والد صاحب فرمانے لگے تم نے آئندہ جو پڑھائی کرنی ہو یا کوئی امتحان دینا ہو یا کوئی کام کرنا ہو تو حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے سے پوچھ کر کیا کرو۔ ان باتوں کا اب مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تفصیل نہیں بیان کرتا لیکن واقعہ یہ ہے کہ والد صاحب کی یہ نصیحت میرے لئے ایک کیمیا کا نسخہ ثابت ہوئی۔ اس بات پر آج ۴۷ سال گذر چکے ہیں۔ (یہ ۱۹۶۲ء کی بات ہے)

۴۔ خاکسار نوجوان تھا کہ ایک دفعہ حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک احمدی کے متعلق میرے منہ سے یہ کلمہ نکلا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کسی احمدی کے متعلق "جھوٹ" کا لفظ استعمال نہیں کیا کرتے۔ احمدی جھوٹ نہیں بولا کرتا زیادہ سے زیادہ تم یہ کہہ سکتے تھے کہ اس نے غلط بیانی کی ہے یا اسے غلط فہمی ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے امام کی نظر میں ایک احمدی کو اس قدر سچا اور راست باز ہونا چاہیئے کہ جھوٹ اس کی طرف منسوب ہی نہ ہو سکے۔

۵۔ خاکسار کے تجربہ میں ہمیشہ یہ بات آئی ہے کہ امام کی اطاعت اور نظامِ سلسلہ کی پابندی جس جس نے کی وہ دین و دنیا میں کامیاب اور سرخرو ہوا۔ اور جس نے اس میں کوتاہی کی اسی قدر اس نے نقصان اور ناکامی کا منہ دیکھا۔ اس قسم کے سینکڑوں واقعات میری نظر سے گذرے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمایت اور توفیق امام جماعت اور جماعت کے شاملِ حال رہتی ہے اور یہی کامیابی کی کنجی ہے۔

تبدیلی نام: میں نے اپنی بچی کا نام زنوبیہ نرگس سے تبدیل کر کے "سائرہ صدف" رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ اسے "سائرہ صدف" کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

امۃ الباسط شاہین
۱۶/۴ دار الصدر غربی ربوہ پاکستان

○ میں نے اپنا نام نصرت جہاں بیگم سے تبدیل کر کے نصرت پروین رکھ لیا ہے لہٰذا آئندہ مجھے نصرت پروین لکھا اور پکارا جائے۔

نصرت پروین زوجہ وسیم احمد چک نمبر ۴۲ جنوبی
ضلع سرگودھا

بقیہ: ص ۵ سے آگے

ہے کہ چونکہ مقبوضہ کشمیر میں کئی دفعہ انتخابات ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب کسی استصواب رائے کی ضرورت نہیں۔ انتخابات حکومت نے کروائے اور مقبوضہ کشمیر کے باشندوں کو زبردستی ان میں حصہ لینا پڑا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کا یہ دعویٰ کہ جموں اور کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے سیاسی طور پر بھی اور اخلاقی طور پر بھی بے بنیاد ہے۔ اس وقت جس طرح اس علاقے کے لوگ حکومت کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ بھارت کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ ان کی خواہشات کا احترام نہ کرے۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں جو اس وقت کی جارہی ہیں۔ انہیں سیاسی امور کے ساتھ وابستہ کیا جارہا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس تحریک آزادی کو دبانے کے لئے انتہائی پُرتشدد کارروائیوں سے کام لیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلا امتیاز لوگوں کو ہلاک کیا جارہا ہے۔ انہیں حراست میں لیا جارہا ہے اور ان کو طرح طرح کی ناقابلِ برداشت سزائیں دی جارہی ہیں۔ گھریلو تلاشی لے کر نہ صرف نوجوانوں کو ہراساں کیا جارہا ہے بلکہ بعض مواقع پر عورتوں سے زیادتی بھی کی جارہی ہے۔ کئی گھروں کو جلا دیا گیا ہے اور اس طرح انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ہورہی ہیں۔ کرفیو لگایا جاتا ہے تو اس میں توسیع پر توسیع کر دی جاتی ہے۔ ہزاروں کشمیری اپنا گھر بار چھوڑ کر آزاد کشمیر میں مہاجر کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور وہ جو دُکھ درد کی کہانیاں سناتے ہیں ان سے سخت سے سخت دل انسان بھی خون کے آنسو رونے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ان ساری باتوں کے لئے مسٹر جمشید مارکر نے اخباروں کے تراشے پیش کئے۔ اور وہ رپورٹیں جو ایمنسٹی انٹرنیشنل اور امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور ایشیا واچ نے مرتب کی ہیں ان کے حوالے بھی دیئے۔

بقیہ: ص ۶ سے آگے

زیادہ تبدیلیوں کا امکان ہے اس شمارے میں ایک ایسا میمورنڈم بھی شامل اشاعت ہے جو شاہ فہد کو پیش کیا گیا ہے اور جس کا مقصد یہ ہے کہ سعودی عرب میں سیاسی اصلاحات ہونی چاہئیں۔ جھنگ میں جو فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہے ہیں اور اس وقت بھی جو بدامنی کی کیفیت ہے۔ صحافت کے سلسلے میں ایک صحافی پر حملے کی روداد دی گئی ہے۔ جس کے بعد عالمی یوم خواتین کے سلسلے عورتوں سے مہاجر بننے کے متعلق خیالات کا اظہار کیا گیا ہے عام طور پر اخبارات میں جو یہ خبریں چھپتی ہیں کہ چولہا پھٹا اور عورت ہلاک ہو گئی۔ اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کشمیر میں بھارتی فوج کے ذریعے جو ظلم و ستم ڈھایا جارہا ہے اس کا ایک پہلو یعنی عورتوں سے زیادتی پیش کیا گیا ہے۔

پاکستان میں ۱۹۹۰ء میں ہیومن رائٹس کی رپورٹ جو امریکہ نے تیار کی۔ وہ بھی شامل اشاعت ہے۔ اور آخری سے پہلا مضمون جس کا بحالیات سے تعلق ہے اس کا عنوان ہے تیسری دنیا کے خلاف تعصب۔ آخری مضمون اقوام متحدہ کی طرف سے جرائم کی روک تھام اور مجرموں کے ساتھ سلوک کے متعلق حوالے پیش کئے گئے ہیں۔

اس میں کیا شک ہے کہ یہ رسالہ خاصا دلچسپ ہے۔ اور کسی بھی اخبار کے ریکارڈ میں رکھا جانا مفید ہو سکتا ہے۔

حبوبِ مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام -/۱۵ روپے
۶۰ گرام -/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

ظفر اقبال "سازشیوں سے ہوشیار رہیں" کے عنوان سے اپنے کالم (جنگ) میں کہتے ہیں۔

ہماری اطلاع کے مطابق جلالپور جٹاں کی مسجد میں اگلے روز دو مذہبی گروپوں کی لڑائی میں کئی افراد شدید زخمی ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق جلالپور جٹاں کے نواحی گاؤں اسلام گڑھ کی جامع مسجد کے اندر دو مذہبی فرقوں کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے متعدد افراد ہاتھوں میں ڈنڈے اور بندوقیں لئے میدان میں نکل آئے لڑائی کے دوران درجنوں افراد اپنی جوتیاں چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ بعض افراد نے مخالف فریق کو ڈرانے کے لئے ہوائی فائرنگ بھی کی۔ آخری اطلاع آنے تک گاؤں میں سخت کشیدگی تھی۔

عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر بروقت کارروائی نہ کی گئی تو فساد کے مزید پھیل جانے کا خطرہ ہے خبر میں بروقت کارروائی نہ کئے جانے کا تو شکوہ موجود ہے اس کی وجہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ صالحین کی آپس میں لڑائی میں آخر پولیس کیسے مداخلت کر سکتی ہے۔ ویسے بھی بروقت لڑائی کا توڑ بروقت پولیس کارروائی ہو بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ پولیس تو عام طور پر اس وقت جائے واردات پر پہنچتی ہے جب لڑائی کا کھیل ختم ہو چکا ہوتا ہے اگرچہ محولہ بالا وقوعہ میں کھیل ابھی ختم ہوتا دکھائی نہیں دیتا بلکہ دونوں ٹیمیں مزید جوش و خروش اور ایک ولولۂ تازہ کا مظاہرہ بھی کر سکتی ہیں کیونکہ الا ماشاء اللہ

دونوں ہی اپنے آپ کو جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف سمجھتی ہوں گی۔ کیونکہ دنیا چند روزہ ہے۔ اور نیکیاں کمانے کی فرصت بہت ہی کم۔ اور عاقبت کی فکر کسے نہیں ہوتی۔ اوّل تو دو مذہبی فرقوں کا ایک مسجد میں اکٹھا ہو جانا ویسے ہی ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا کیونکہ جب ہر چھوٹے بڑے فرقے نے ماشاء اللہ اپنی اپنی الگ اور علیحدہ مسجدیں تعمیر کر رکھی ہیں۔ تو پھر دو فرقوں پر مشتمل اللہ کے یہ نیک بندے ایک ہی مسجد میں کیا لینے گئے تھے ہو سکتا ہے کہ یہ شریعت بل کی برکات ہی کا ثمر ہو۔ اور اس خوش فہمی میں محمود و ایاز ایک ہی صف میں جا کھڑے ہوئے ہوں۔

○ ڈائریکٹر جنرل ملٹری آپریشنز میجر جنرل جمشید ملک نے اپنی ایک بریفنگ میں بتایا کہ نوشہرہ کے حادثے میں تخریب کاری کا امکان رد نہیں کیا جا سکتا۔ ایک ہزار ٹن بارود تباہ ہوا تین گھنٹے مسلسل اسلحہ جلتا رہا۔ اور میزائل فضا میں اڑتے رہے۔ اسلحہ ڈپو کا ریکارڈ بھی مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ تباہ ہونے والے اسلحہ ڈپو کا آئی۔ ایس۔ آئی سے کوئی تعلق نہیں۔ تمام انتظام فوج کے ہاتھ میں تھا۔ بریگیڈیئر کی سربراہی میں کورٹ آف انکوائری کو ۹ جون تک رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت، جمعہ کی چھٹی کی وجہ سے ڈپو بند تھا۔ عام دنوں میں ۶۷۶ افراد کام کرتے ہیں۔ تباہ ہونے والے ڈپو میں اسلحہ سٹور کرنے کی گنجائش اوجڑی کیمپ سے کہیں زیادہ ہے۔ یہاں سے نوشہرہ کے فوجی تربیتی مراکز کو اسلحہ فراہم کیا جاتا تھا۔

جنرل بیگ نے بریفنگ کے دوران بتایا کہ صرف ایک ڈپو کو دوسرے مقام تک لے جانے میں ڈیڑھ ارب کی لاگت آئے گی۔

نوشہرہ ڈپو میں اسلحہ اوجڑی کیمپ سے پانچ گنا زیادہ تھا۔ لیکن یہاں صرف بارہ افراد ہلاک اور ۶۸ زخمی ہوئے۔ دور دراز علاقوں میں میزائل گرنے سے مرنے والوں کی تفصیلات حاصل کی جا رہی ہیں۔ اوجڑی کیمپ کے سانحہ میں پانچ ہزار ٹن اسلحہ تباہ ہو گیا تھا۔

○ روزنامہ جنگ کے ایک اداریہ سے۔

خلیجی جنگ کے دوران صدر بش اور دوسرے امریکی عمائدین کی جانب سے بار بار یہ کہا گیا تھا کہ اس قضیہ سے فارغ ہونے کے بعد وہ مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کیلئے مثبت اقدام کریں گے۔ لیکن اس جنگ کے خاتمہ کے بعد ہی امریکی ترجیحات میں تبدیلی آنی شروع ہو گئی۔ عربوں اور اسرائیل کو مذاکرات کی میز پر اکٹھے کرنے اور مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے مستقل انتظامات کرنے کے پروگرام بنائے گئے۔ لیکن ان میں سے کسی لائحہ عمل نے ابھی کوئی ایسی شکل اختیار نہیں کی جس سے یہ توقع کی جا سکے کہ مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش کی جا رہی ہے۔ چند روز پیشتر صدر بش کی جانب سے مشرق وسطیٰ میں اسلحہ کی کمی کا ایک منصوبہ پیش کیا گیا تھا۔ لیکن ابھی اس منصوبے کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی۔ کہ امریکہ نے اسرائیل کے لئے مزید فوجی امداد کا اعلان کر دیا ہے۔ اور صرف اس پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ امریکی وزیر خارجہ نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ امریکہ اسرائیل کے ایرو میزائل طیارے کے دفاعی پروگرام کے تین چوتھائی اخراجات بھی برداشت کرے گا۔ اسرائیل مشرق وسطیٰ کے قلب میں امت مسلمہ کے سینے پر قائم کئے جانے والا ایک ایسا یہودی عسکری مرکز ہے جو خلیج میں امریکی مفادات کے تحفظ کے لئے قائم کیا گیا ہے اور امریکہ جو بھی اقدام کرتا ہے اس میں اسرائیل کو مضبوط بنانے کو خصوصی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

ملکی خبریں

○ انجمن سپاہ صحابہ نے اسلام آباد میں ایک کانفرنس میں مطالبہ کیا ہے کہ تمام اسلامی ممالک نظام خلافت کے ذریعہ اسلام کی بالادستی قائم کریں۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر چوہدری عبدالمجید نے اتوار کی شام کراچی میں اپنی کنپٹی میں گولی مار کر خودکشی کر لی۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے صوبائی حکومت کی ایک اہم شخصیت سے اختلافات چل رہے تھے۔ اور پولیس نے ان کے فارم پر چھاپہ بھی مارا تھا۔

○ وزیر اعظم نے سندھ کے وزیر اعلیٰ کو کہا ہے کہ وہ صوبہ میں امن قائم کریں یا حکومت چھوڑ دیں اطلاعات کے مطابق سندھ میں جلد گورنر راج قائم ہونے کا اندیشہ ہے۔

○ پنجاب کے نئے مالی سال کا بجٹ ۴، جون کو اسمبلی میں پیش کیا جا رہا ہے بجٹ کی مجموعی مالیت ۳۸، ارب روپے ہو گی۔

○ قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو نے قومی اسمبلی میں نئے بجٹ پر تند و تیز نکتہ چینی کرتے ہوئے اسے عام لوگوں کے لئے موت کا پروانہ قرار دیا اور کہا کہ یہ دولتمندوں کی طرف سے دولتمندوں کے لئے دولت کا بجٹ ہے۔

○ اسلام آباد میں پولیس نے پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر بعض نیم سرکاری اداروں کی ایکشن کمیٹی کے ارکان پر تشدد کر کے انہیں اراکین قومی اسمبلی سے ملاقات کرنے سے روک دیا۔ توجہ دلانے پر سپیکر نے یقین دلایا کہ آئندہ ایسا واقعہ نہیں ہو گا۔

○ چینی انجینئروں کو رہا کروانے کی ایک اور کوشش ناکام ہو گئی ہے۔ حکومت کے ایماء پر ممتاز سیاسی لیڈر میر دارثی خان ڈاکوؤں سے مذاکرات کرنے گئے تھے

غیر ملکی خبریں

○ بنگلہ دیش میں اتوار کو ایک اور قیامت خیز سمندری طوفان آیا ہے جس میں ۱۰۰۰، افراد ہلاک ہو گئے۔ ۱۳۰، کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے آندھی اور ۱۳، فٹ بلند سمندری لہروں نے تباہی مچا دی۔

○ ماسکو کے نزدیک روس کے ایک ایٹمی بجلی گھر میں اچانک آگ لگ گئی تاہم عملے نے فوراً آگ بجھا دی ماسکو ریڈیو کا کہنا ہے کہ کوئی تابکاری خارج نہیں ہوئی۔

○ ۹۲-۱۹۹۱ء کے مالی سال کے دوران بین الاقوامی مالیاتی فنڈ اور عالمی بنک پاکستان کو ۹۷، کروڑ ۵۰، لاکھ امریکی ڈالر کی امداد فراہم کریں گے۔

○ بھارت میں نیشنل فرنٹ کے چیئرمین این۔ ٹی۔ راما راؤ نے اس مطالبے کے حق میں چار روز سے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی کہ سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کے قتل کی وجہ سے آندھرا پردیش کے متاثرین کو انصاف فراہم کیا جائے لیکن ان کو زبردستی ہسپتالوں میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ اور اس طرح ان کی بھوک ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔

○ برطانوی لیبر پارٹی کے امور خارجہ کے ترجمان مسٹر جیرالڈ کوفمین نے کہا ہے۔ کہ اگر لیبر پارٹی برسر اقتدار آ گئی تو وہ مقبوضہ کشمیر کے سوال کو اقوام متحدہ میں اٹھائے گی تا کہ کوئی حل ممکن ہو سکے۔

○ کانگریس آئی کے راہنما اور اترپردیش کے سابق وزیر اعلیٰ رام نریش یادیو نے یقین دہانی کروائی ہے کہ کانگریس بابری مسجد کو منہدم کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دے گی۔